سپریم کورٹ رپوٹس۔[2003]۔ایس ۔یو ۔پی ۔پی۔3۔ایس۔سی۔آر

رام پریتی یداو
بنام
یو۔ پی بورڈ آف ھائی اسکول اینڈ انٹرمیڈیٹ
ایجوکیشن اور دیگران

3 ستمبر 2003

[وی۔این۔کھرے، سی جے۔اور ایس۔بی۔سنہا، جسٹسز]

تعلیم:

انٹرمیڈیٹ امتحانات-غیر منصفانہ ذرائع کا استعمال کرنے والا امیدوار-عارضی مارک شیٹ-اس کا اثر-کسی نجی امیدوار کا نتیجہ غیر منصفانہ ذرائع کا استعمال کرنے کے مشتبہ کیس کے طور پر روک دیا گیا-"ڈبلیو بی" دکھائے بغیر جاری کی گئی عارضی مارک شیٹ (یعنی نتیجہ روک دیا گیا)-امیدوار کے ذریعہ حاصل کردہ بی اے کورس میں داخلہ-بورڈ آف ہائی اسکول اینڈ انٹرمیڈیٹ امتحانات نے امیدوار کا امتحان منسوخ کر دیا-اس کے بعد کالج کے پرنسپل کی طرف سے امیدوار کو ایک اور عارضی مارک شیٹ جاری کی گئی جس میں الفاظ "ڈبلیو بی" دکھائے گئے تھے-بعد میں، کالج کے پرنسپل نے امیدوار کو مطلع کیا کہ اس کا نتیجہ منسوخ کر دیا گیا ہے-امیدوار کی تحریری درخواست جس کی اجازت امیدوار نے دی تھی۔عدالت عالیہ-منعقد ہوا، جب کالج کے پرنسپل کو بورڈ کی طرف سے امیدوار کا امتحان منسوخ کرنے کے بارے میں بتایا گیا تھا، تو "ڈبلیو بی" الفاظ کے ساتھ اس کے حق میں ایک اور مارک شیٹ جاری کرنا بڑے شکوک وشبہات کا باعث ہے-یہ واضح ہے کہ دھوکہ دہی کی گئی تھی-امیدوار مذکورہ دھوکہ دہی کا واحد مفاد الیہ ہے اور اس طرح یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ وہ اس میں فریق تھا-کالج کے پرنسپل کی طرف سے دیر سے جاری کردہ خط جس میں امیدوار کو ان حالات میں اپنا امتحان منسوخ کرنے کے بارے میں مطلع کیا گیا تھا، کہا جاتا ہے کہ اس نے کارروائی کی ایک نئی وجہ کو جنم دیا ہے کیونکہ پہلے کی عرضی درخواست اپنے نتائج کے حق استقرار کی درخواست کرنے والے امیدوار کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا تھا-امیدوار کی یہ درخواست کہ بورڈ کو اس مرحلے

پر اسے سماعت کا موقع دینے کی ہدایت کی جائے، قبول نہیں کی جا سکتی-امیدوار کے حق میں کوئی مساوات نہیں ہے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ امتحان میں غیر منصفانہ ذرائع استعمال کرنے کے الزام بنا نالش سے اس کا نتیجہ روک دیا گیا تھا-اس حقیقت کو دبانے کے لیے اس نے داخلہ لیا اور مزید مطالعہ کیا-فراڈ-فریقین کے حوالے سے مفروضہ-مساوات۔

ڈیری بنام پیک، [1889] 14 اے سی 337 اور لازاروا اسٹیٹ بنام برلی، [1956] 1 آل ای آر 341، حوالہ دیا گیا۔

ایس پی چنگلورایا نائیڈو بنام جگن ناتھ، [1994] 1 ایس سی سی 1، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

انتظامی قانون:

فطری انصاف-سماعت کا موقع-انٹرمیڈیٹ امتحان-بڑے پیمانے پر نقل کرنا-امیدوار کا نتیجہ روک دیا گیا اور بعد میں اس کا امتحان منسوخ کر دیا گیا-امیدوار نے نتیجہ روکنے کے کسی اشارے کے بغیر عارضی مارک شیٹ حاصل کی-اس کی بنیاد پر بی اے کورس میں داخلہ حاصل کیا اور مزید مطالعہ کیا-بعد میں اس نے اپنا امتحان منسوخ کرنے کے حکم کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ اسے حکم نہیں بتایا گیا تھا اور اسے سماعت کا موقع نہیں دیا گیا تھا-منعقد ہوا، یہ بورڈ کا مثبت معاملہ ہے کہ اسے سماعت کا موقع دیا گیا تھا-اس کے علاوہ، فطری انصاف کے اصول کی بڑے پیمانے پر نقل کرنے کے معاملے میں ضرورت ہے سختی سے تعمیل نہیں کی جائے گی-مزید برآں یہ فریقین کا تسلیم شدہ معاملہ ہے کہ ریکارڈ کو ختم کر دیا گیا ہے-عدالت عالیہ اس بنیاد پر کارروائی میں درست نہیں تھی کہ امیدوار کو نتیجہ سے آگاہ نہیں کیا گیا تھا-یہ توقع کی جاتی ہے کہ ایک طالب علم جس نے عارضی مارک شیٹ کی بنیاد پر داخلہ لیا ہے وہ پوری صورتحال پر نظر رکھے گا اور بار بار پوچھ گچھ کرے گا کہ اس معاملے میں متعلقہ اتھارٹی کی طرف سے کیا کارروائی کی گئی ہے اور حتمی مارک شیٹ کیوں جاری نہیں کی گئی ہے-اس کے خلاف ایک مفروضہ خاص طور پر اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اٹھایا جانا چاہیے کہ وہ پیش کرنے کے قابل نہیں تھا۔کوئی ایسا مواد جو یہ ظاہر کرے کہ اس نے امتحان پاس کرنے کے لیے حتمی مارک شیٹ اور/یا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی۔

مدھیمک شکشا منڈل، ایم پی بنام ابھیلاش شکشا پرسار سمیتی اور دیگران [1998] 9 ایس سی سی 236، پر

انحصار کیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :2001 کی دیوانی اپیل نمبر 4034۔

1998 کے ایس اے نمبر 450 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 7.12.99 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے وائی پی سنگھ، چتنیا سدھارتھ، مکیش کے شرما اور دیپاس مشرا۔

جواب دہندگان کے لیے دنیش دویدی، ایس بھٹناگر، نوین پرکاش اور کملیند رمشرا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

سال 1984 میں، مدعا علیہ نمبر 3 یہاں مہندر پرتاپ یادو جنتا انٹر کالج، اعظم گڑھ (یو پی) سے یو پی بورڈ آف ہائی اسکول اینڈ انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کے زیر اہتمام انٹرمیڈیٹ امتحان میں نجی امیدوار کے طور پر حاضر ہوئے۔ جب سال 1984 کے انٹرمیڈیٹ امتحان کے نتائج کا اعلان کیا گیا تو مدعا علیہ نمبر 3 کے نتائج کو غیر منصفانہ ذرائع کے استعمال کے مشتبہ کیس کے طور پر روک دیا گیا۔ اسے یہ دکھائے بغیر کہ انٹرمیڈیٹ امتحان کے لیے اس کا نتیجہ روک دیا گیا ہے، ایک عارضی مارک شیٹ جاری کی گئی۔ یہ واقعی حیرت کی بات ہے کہ کالج کے پرنسپل کی طرف سے مدعا علیہ نمبر 3 کو اس طرح کی مارک شیٹ جاری کی گئی تھی کیونکہ اس کا نتیجہ تسلیم شدہ طور پر مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے روکنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک اور عارضی مارک شیٹ میں جسے کالج کے پرنسپل نے 1.9.1986 پر یا اس کے قریب جاری کیا تھا، لفظ "W.B" یعنی روک لیا گیا نتیجہ جگہ تلاش کرتا ہے۔ یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 3 نے درخواست نہیں دی اور نہ ہی اسے کوئی حتمی مارک شیٹ دی گئی اور نہ ہی امتحان پاس کرنے کا کوئی سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عارضی مارک شیٹ کی بنیاد پر مدعا علیہ نمبر 3 نے اس حقیقت کو ظاہر کیے بغیر بی اے میں داخلہ لیا کہ اس کا نتیجہ روک دیا گیا ہے اور اس نے بی اے امتحان کے ساتھ ساتھ ایم اے امتحان بھی پاس کیا ہے۔ اس کے بعد انہیں متھرا انٹر کالج، نہار پور، ضلع اعظم گڑھ میں استاد کے طور پر ملازمت بھی ملی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سال 1993 میں مدعا علیہ نمبر 3 کے ذریعے انٹرمیڈیٹ امتحان پاس کرنے کے حوالے سے کچھ تحقیقات کی گئی تھیں۔ تفتیش کچھ عرصے تک جاری رہی اور ایسے حالات میں جنتا انٹر کالج کے

پرنسپل نے جواب دہندہ نمبر 3 کو 16.10.1996 پر مطلع کیا کہ اس کے 1984 کے انٹرمیڈیٹ امتحان کا نتیجہ منسوخ کر دیا گیا تھا۔

یہ اس مرحلے پر ہے کہ مدعا علیہ نمبر 3 نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت درخواست دائر کی ہے جس میں سال 1984 کے انٹرمیڈیٹ امتحان کے اپنے نتائج کی منسوخی کو چیلنج کیا گیا ہے، اس بنیاد پر کہ (i) اسے اپنا امتحان منسوخ کرنے سے پہلے سماعت کا کوئی موقع فراہم نہیں کیا گیا تھا۔ (ii) کہ 10 سال سے زائد عرصے کے بعد منسوخی مکمل طور پر من مانی اور غیر قانونی تھی۔ اور (iii) کہ اس نے بی اے اور ایم اے کے امتحانات پاس کرنے کے بعد کالج میں استاد کے طور پر تعیناتی حاصل کی تھی اور اس طرح مساوات کا مطالبہ ہے کہ اس کے 1984 کے انٹرمیڈیٹ امتحان کے نتائج کو منسوخ کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دیا جائے۔۔ الہ آباد عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج کا خیال تھا کہ فوری معاملے میں اگر مدعا علیہ نمبر 3 کے انٹرمیڈیٹ امتحان کے نتائج کو منسوخ ہونے کے طور پر دکھانے کی اجازت دی جاتی ہے تو اس کا کیریئر برباد ہو جائے گا اور چونکہ اس نے ہائی اسکول کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں، بی اے کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں اور ایم اے کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا تھا اور بڑے پیمانے پر اس کا تعلیمی کیریئر شاندار رہے، اس کے نتیجے کی منسوخی غیر معقول ہے۔ نتیجتاً، عرضی درخواست کی اجازت دی گئی اور انٹرمیڈیٹ امتحان کے نتائج کو منسوخ کرنے کا حکم خارج کر دیا گیا۔ ناراض، اپیل کنندہ جو مدعا علیہ نمبر 3 کا ساتھی ہے اور اسی ادارے میں کام کر رہا ہے جہاں مدعا علیہ نمبر 3 کام کر رہا ہے نیز بورڈ آف ہائی اسکول اینڈ انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے سامنے خصوصی اپیل دائر کی۔ ڈویژن بنچ نے اپیلوں کو مختصر طور پر مسترد کر دیا۔ یہ مذکورہ فیصلے اور حکم کے خلاف ہے، اپیل کنندہ ہمارے سامنے اپیل میں ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے پیش ہونے والا فاضل وکیل پیش کرے گا کہ اس تسلیم شدہ حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مدعا علیہ نمبر 3 نے اپنا انٹرمیڈیٹ امتحان پاس نہیں کیا، اسے مقرر نہیں کیا جا سکتا تھا اور اس کے نتیجے میں ترقی کے لیے اس کے کیس پر غور کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ فاضل وکیل پیش کرے گا کہ بڑے پیمانے پر نقل کرنے کی صورت میں، فطری انصاف کے اصول کی تعمیل کرنا ممکن نہیں ہو سکتا ہے۔

پہلے مدعا علیہ کی جانب مزید پیش ہوئے فاضل وکیل جناب دنیش دویدی نے اپیل گزار کے مقدمے کی حمایت کی اور بورڈ آف ہائی اسکول اینڈ انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کی جانب مزید دائر جوابی حلف نامے میں دیے گئے بیانات کی طرف ہماری توجہ مبذول کروائیں گے جس کے مطابق 1984 کے انٹرمیڈیٹ امتحان کے مدعا علیہ نمبر 3

کا نتیجہ امزید سماعت کا موقع دینے کے بعد 6.1.1985 پر منسوخ کر دیا گیا تھا۔

اس بات پر زور دیا گیا کہ مذکورہ معلومات مرکز کو عمل کے مطابق مدعا علیہ نمبر 3 کو اس کے مراسلے کے لیے دی گئی تھی اور مزید بورڈ کو ہر امیدوار کو نتیجہ کی منسوخی کے بارے میں انفرادی طور پر مطلع کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

تاہم، دوسری طرف مدعا علیہ نمبر 3 کی جانب سے پیش ہونے والا فاضل وکیل پیش کرے گا کہ اس مقدمے کے مخصوص حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، انصاف کے مقاصد کو پورا کیا جائے گا اگر پہلے مدعا علیہ کو اس طرح فیصلہ کے بعد دینے کی ہدایت کی جائے۔ تعلیم یافتہ وکیل یہ دعوی کرے گا کہ یہ ایک مناسب معاملہ ہے جس میں ایکوئٹی کو اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایڈجسٹ کیا جانا چاہیے کہ مدعا علیہ نمبر 3 نے اب اپنے بی اے اور ایم اے کے امتحانات پاس کر لیے ہیں۔ متبادل طور پر، اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ عدالت پہلے مدعا علیہ کو ہدایت دے سکتی ہے کہ وہ مدعا علیہ نمبر 3 کو انٹرمیڈیٹ امتحان میں نئے سرے سے حاضر ہونے کی اجازت دے۔

فریقین کے فاضل وکیل کو سننے کے بعد، ہماری رائے ہے کہ متنازعہ فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

مدعا علیہ نمبر 3 نے خود اپنے جوابی حلف نامے میں اس عدالت کی توجہ الہ آباد عدالت عالیہ کے 19 ستمبر 1983 کے ایک فیصلے کی طرف مبذول کرائی ہے جو پہلے مدعا علیہ کے ذریعے نتیجہ روکنے سے متعلق ہے، جس میں یہ ہدایت کی گئی تھی:

"بڑے پیمانے پر نقل کرنے کی صورت میں بورڈ آج سے 15 دن کے اندر حتمی حکم جاری کرے گا اور جہاں رنگے ہاتھوں پکڑے جانے کا الزام ہے تو بورڈ امیدوار کی وضاحت دینے کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر حتمی حکم جاری کرے گا۔ کسی بھی صورت میں، جس میں بورڈ مذکورہ مدت کے اندر حتمی احکامات جاری کرنے سے قاصر ہو، وہ متعلقہ امیدواروں کو ان کی مارک شیٹ عارضی طور پر دے گا۔ ہر ایسے معاملے میں جہاں مارک شیٹ عارضی طور پر دی جاتی ہے، بورڈ مطلوبہ توثیق کر سکتا ہے۔

(زور دیا گیا)

نہ صرف مدعا علیہ نمبر 3 مذکورہ فیصلے سے واقف تھا، بلکہ یہ بھی مضمر ہے کہ عارضی مارک شیٹ اسے اس کی

بنیاد پر دی گئی تھی۔اس لیے ہم اس صورت حال میں یہ سمجھنے میں ناکام ہیں کہ "ڈبلیو بی" الفاظ کے بغیر مارک شیٹ کالج کے پرنسپل کے ذریعے مدعا علیہ نمبر 3 کو کیسے سونپی جاسکتی ہے۔جواب دہندہ نمبر 3 ممکنہ طور پر پوری حقیقت کی صورتحال سے واقف تھا۔معاملے کے اس نقطہ نظر میں، وہ اب، ہماری رائے میں، پوری حقیقت کے بارے میں اپنی لاعلمی کا اظہار نہیں کرسکتا۔یہ توقع کی جاتی ہے کہ ایک طالب علم جس نے عارضی مارک شیٹ کی بنیاد پر داخلہ لیا ہے وہ پوری صورتحال پر نظر رکھے گا اور بار بار پوچھ گچھ کرے گا کہ اس معاملے میں پہلے مدعا علیہ کی طرف سے کیا اقدامات کیے گئے ہیں اور حتمی مارک شیٹ کیوں جاری نہیں کی گئی ہے۔

یہ بھی بڑے شکوک وشبہات کی بات ہے کہ کس طرح "ڈبلیو بی" الفاظ کے ساتھ " آئی ڈی "2 پر اس کے حق میں ایک اور مارک شیٹ جاری کی گئی، خاص طور پر جب کالج کے پرنسپل کو تسلیم شدہ طور پر پہلے مدعا علیہ کے ذریعے جواب دہندہ نمبر 3 کا امتحان منسوخ کرنے کے ذریعے جاری کردہ " آئی ڈی "1 کے حکم کے بارے میں بتایا گیا تھا۔اس طرح یہ واضح ہے کہ دھوکہ دہی کا ارتکاب کیا گیا تھا۔مدعا علیہ نمبر 3 مذکورہ دھوکہ دہی کا واحد مفاد الیہ ہے اور اس طرح یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ وہ اس میں فریق تھا۔

اپنے جوابی حلف نامے میں، پہلے مدعا علیہ نے دیگر باتوں کے ساتھ کہا:

"یہ کہا گیا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 3 یعنی سری مہندر پرتاپ سنگھ فہرست نمبر 575203 والے سال 1984 کے فوری امتحان میں حاضر ہوئے، مدعا علیہ نمبر 3 کا نتیجہ ڈبلیو بی زمرے کے تحت بڑے پیمانے پر نقل کرنے کی وجہ سے روک دیا گیا تھا۔تفتیش کی گئی اور اس کے خلاف الزامات مرتب کیے گئے۔معاملے کی سماعت پر اور مدعا علیہ کو وضاحت کرنے کا موقع دیا گیا، اور بورڈ کے ذریعہ باضابطہ طور پر تشکیل دی گئی نستران سمیتی نے سال 1984 کے انٹرمیڈیٹ کے نتائج کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا۔بورڈ کے فیصلے سے آگاہ کرنے کے لیے متعلقہ پرنسپل کو باضابطہ طور پر پیش کیا گیا۔مدعا علیہ نمبر 3 سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ اس وقت بڑے پیمانے پر نقل کرنے کے 6.1.1985 کے فیصلے سے آگاہ ہو جائے۔اسے فیصلہ جاننے کی ذریعے واہ نہیں تھی اور اس نے مزید تعلیم حاصل کی اور اعلی تعلیم حاصل کی۔اس نے 6.1.1985 کے فیصلے کو نظر انداز کرتے ہوئے سری متھرا انٹر کالج، نہار پور، اعظم گڑھ کے ساتھ دھوکہ دہی سے سروس تعیناتی حاصل کی۔پرنسپل جنتا انٹر ہائر سیکنڈری اسکول، ماہول اعظم گڑھ کی ملی بھگت سے 12 سال گزرنے کے بعد، انہیں 16.10.1996 کا ایک خط موصول ہوا جس میں مدعا علیہ نمبر 3 کے سال 1984 کے انٹرمیڈیٹ امتحان کی منسوخی کی اطلاع دی گئی تھی۔

اس حقیقت کے علاوہ کہ 1984 اور 1986 کے سالوں میں پرنسپل کی طرف سے جاری کردہ مارک شیٹ مختلف انداز میں بولتی ہیں، کسی بھی طرح کے تصور سے یہ فرض نہیں کیا جا سکتا کہ جب 1986 میں دوسری مارک شیٹ جاری کی گئی تھی تب بھی مدعا علیہ نمبر 3 کو پہلے مدعا علیہ کی طرف سے منظور کردہ 6.1.1985 کے حکم سے آگاہ نہیں تھا۔

دھوکہ دہی خط یا الفاظ کے ذریعے ایک ایسا طرز عمل ہے، جو دوسرے شخص، یا اختیار کو الفاظ یا خط کے ذریعے سابق کے طرز عمل کے جواب کے طور پر ایک قطعی فیصلہ کن موقف اختیار کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ اگرچہ لاپرواہی دھوکہ دہی نہیں ہے لیکن یہ دھوکہ دہی کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ ڈیری بنام پیک، [1889] AC33714 دیکھیں۔

لازارس اسٹیٹ بنام برلی، (1956) 1 آل ای آر 341 میں اپیل کورٹ نے قانون کو اس طرح بیان کیا:

"میں ایک لمحے کے لیے بھی اس دلیل کو قبول نہیں کر سکتا "اس ملک میں کوئی بھی عدالت کسی شخص کو وہ فائدہ رکھنے کی اجازت نہیں دے گی جو اس نے دھوکہ دہی سے حاصل کیا ہے۔ عدالت کے کسی بھی فیصلے، وزیر کے کسی بھی حکم کو قائم رہنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اگر اسے دھوکہ دہی کے ذریعے حاصل کیا گیا ہو۔ دھوکہ دہی ہر چیز کو بے نقاب کرتی ہے۔" عدالت محتاط رہتی ہے کہ دھوکہ دہی کا پتہ نہ لگے جب تک کہ اس کی واضح طور پر استدعا اور ثابت نہ ہو لیکن ایک بار یہ ثابت ہو جائے تو یہ فیصلوں، معاہدوں اور تمام لین دین کو خراب کر دیتا ہے۔"

ایس پی چنگلو رایا نائیڈو بنام جگن ناتھ، [1994] 1 ایس سی سی 1 میں، اس عدالت نے کہا کہ دھوکہ دہی تمام عدالتی کارروائیوں، مذہبی یا عارضی، سے بچتی ہے۔

مزید برآں یہ حیرت کی بات ہے کہ کالج کے پرنسپل نے جواب دہندہ نمبر 3 کے حق میں 16-10-1996 کا خط کیوں جاری کیا جس میں کہا گیا ہے:

" آپ کا انٹرمیڈیٹ نتیجہ جو ڈبلیو بی تھا اور روک لیا گیا تھا۔ آپ کی درخواست پر میں کئی بار یو۔ پی بورڈ

آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن، الہ آباد کو بھی لکھتا ہوں۔ جب کوئی جواب نہیں ملا تو میں نے اس شخص کو پوزیشن جاننے کے لیے بھیجا۔

مجھے آپ کو یو۔ پی۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن الہ آباد سے موصولہ معلومات کی بنیاد پر مطلع کرتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ آپ کے ڈبلیو۔ بی۔ انٹرمیڈیٹ امتحان کا نتیجہ فہرست نمبر 575203 کے ساتھ سال 1984 کے لیے روک دیا گیا ہے۔ نوٹ کریں کہ میری طرف سے عارضی پوسٹنگ منسوخ کر دی گئی ہے۔"

یہ سمجھا جاتا تھا کہ مذکورہ خط نے مدعا علیہ نمبر 3 کے حق میں بنا نالش ایک نئے مقصد کو جنم دیا ہے تا کہ وہ عرضی درخواست دائر کر سکے۔ اس سے پہلے، انہوں نے اعتراف کیا کہ الہ آباد عدالت عالیہ کے سامنے 1995 کی رٹ پٹیشن نمبر 35336 کے تحت ایک اور عرضی درخواست کی تھی جس میں انہوں نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ درج ذیل راحتوں کے لیے دعا کی تھی:

"(i) فہرست نمبر 575203 والے انٹرمیڈیٹ امتحان-1984 میں حاضر ہونے والے درخواست گزار کے نتائج کا حل کرنے کے لیے جواب دہندگان کو ہدایت دیتے ہوئے حکمِ امتناعی کی نوعیت میں ایک رٹ، آرڈر یا ہدایت جاری کریں۔

(ii) جاری کرنا اور دیگر مناسب عرضی، حکم یا ہدایت جو اس معزز عدالت کو موجودہ معاملے میں موجود حقائق اور حالات کے تحت مناسب اور مناسب لگے۔

(iii) درخواست گزار کے حق میں اس درخواست کے اخراجات کا فیصلہ۔

مذکورہ عرضی کو مسترد کر دیا گیا۔

یہ معلوم کرنے کے بعد کہ اسے 1995 کی مذکورہ عرضی درخواست نمبر 35336 میں کوئی راحت نہیں ملی، اس نے 1996 کی عرضی درخواست نمبر 39905 دائر کی جس میں مذکورہ بالا حکم نامے پر سوال اٹھایا گیا۔ یہ کہا گیا ہے کہ 16.10.1996 کے مذکورہ خط نے بنا نالش ایک نئی وجہ کو جنم دیا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ کالج کے پرنسپل نے اپنے خط کی تاریخ 16.10.1996 میں بھی یہ نہیں بتایا ہے

کہ پہلے مدعاعلیہ نے اس کا امتحان منسوخ کرتے ہوئے اس کے خلاف 6.1.1985 کا حکم جاری کیا تھا۔ یہاں تک کہ 16.10.1996 کے مذکورہ خط میں بھی مذکورہ حکم کی کاپی منسلک نہیں کی گئی ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کالج کے پرنسپل نے نہ صرف 1984 اور 1986 میں مذکورہ بالا مارک شیٹ جاری کیے تھے اور 16.10.1996 کا مذکورہ خط بھی جاری کیا تھا لیکن خط کی مدت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے جواب نمبر 3 کی عارضی پوسٹنگ بھی کی تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مدعاعلیہ نمبر 3 اپنے جوابی حلف نامے میں کہتا ہے کہ پرنسپل، جنتا انٹر کالج، ماحول کا ان کی تعیناتی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے کس حالات میں تیسرے مدعاعلیہ کی پوسٹنگ منسوخ کی گئی، یہ کسی کا اندازہ ہے۔

جہاں تک علمی وکیل کے اس بیان کا تعلق ہے کہ پہلے مدعاعلیہ کو اس مرحلے پر مدعاعلیہ نمبر 3 کو سماعت کا موقع دینے کی ہدایت کی جانی چاہیے، اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ یہاں پہلے دیکھا گیا ہے، یہ پہلے مدعاعلیہ کا مثبت معاملہ ہے کہ اسے پہلے مدعاعلیہ کی طرف سے سماعت کا موقع دیا گیا تھا۔ دوسرا، بڑے پیمانے پر نقل کرنے کے معاملے میں فطری انصاف کے اصول کی سختی سے تعمیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مدھیمک شکشا منڈل، ایم پی بنام ابھیلاش شکشا پرسار سمیتی اور دیگران، [1998] 9 ایس سی سی 236 میں اس عدالت نے مشاہدہ کیا:

"اس مواد کے پیش نظر، ہمیں عدالت عالیہ میں کوئی جواز نظر نہیں آتا کہ اس نے بورڈ کے امتحان کو منسوخ کرنے کے فیصلے میں مداخلت کی ہو۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ طلبہ برادری امتحانات میں کامیاب ہونے کے لیے اس طرح کے طریقوں کا سہارا لیتی ہے اور پھر ان میں سے کچھ یہ دعوی کرنے کے لیے آگے آتے ہیں کہ بے گناہ طلباء اپنے ساتھیوں کے اس طرح کے بدسلوکی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس سے مدد نہیں مل سکتی۔ ایسی صورت حال میں بورڈ کے پاس امتحان منسوخ کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بچا ہے۔ بورڈ کے لیے بے گناہ طلباء کی شناخت کرنا انتہائی مشکل ہے لیکن کسی کو اس صورتحال کی تعریف کرنی ہوگی جس میں بورڈ کو رکھا گیا تھا اور جہاں تک اس امتحان کا تعلق ہے اس کے لیے جو متبادل دستیاب تھے۔ اس کے پاس نتائج کو منسوخ کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا اور ہم سمجھتے ہیں کہ ان حالات میں ایسا کرنا جائز تھا۔ یہ طلباء کے لیے ایک سبق کے طور ذریعے کام کرنا چاہیے کہ اس طرح کی بدکاریوں سے انہیں امتحان میں کامیاب ہونے میں مدد نہیں ملے گی اور انہیں ایک بار پھر ڈرل سے گزرنا پڑ سکتا ہے۔ ہم یہ بھی سوچتے ہیں کہ امتحانات کے انچارج کو اپنے سپروائزرز/ انویجیلیٹرز وغیرہ کے خلاف بھی کارروائی

کرنی چاہیے، جو یا تو اس طرح کی سرگرمی کی اجازت دیتے ہیں یا اس کے خاموش تماشائی بن جاتے ہیں۔ اگر وہ بدکاری میں ملوث افراد کے سخت ہتھکنڈوں کی وجہ سے غیر محفوظ محسوس کرتے ہیں، تو اس کا علاج یہ ہے کہ ضرورت پڑنے پر وردی والے اہلکاروں کی خدمات کو محفوظ بنایا جائے، اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ طلباء اس طرح کی بدکاریوں میں ملوث نہ ہوں۔"

مزید برآں فریقین کا یہ تسلیم شدہ معاملہ ہے کہ ریکارڈ کو ختم کر دیا گیا ہے۔ پہلے مدعا علیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے اپنے جوابی حلف نامے میں نہ صرف یہ کہا بلکہ ایک ضمنی جوابی حلف نامے کے ساتھ نرائی کا شیڈول بھی دائر کیا۔

معاملے کے اس تناظر میں، اس مرحلے پر مدعا علیہ نمبر 3 کو سماعت کا موقع فراہم کرنا ایک بے سود مشق میں ختم ہو جائے گا۔

مذکورہ صورتحال میں فاضل واحد جج اس بنیاد پر کارروائی میں درست نہیں تھا کہ مدعا علیہ نمبر 3 کو نتیجہ سے آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے خلاف ایک مفروضہ خاص طور پر اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اٹھایا جانا چاہیے کہ وہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی مواد پیش نہیں کر سکا تھا کہ اس نے امتحان پاس کرنے کے لیے حتمی مارک شیٹ اور/ یا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی کوئی کوشش کیوں نہیں کی۔

ہم پہلے مدعا علیہ کو اس مرحلے پر تیسرے مدعا علیہ کو انٹرمیڈیٹ امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دینے کے لیے کوئی ہدایت جاری کرنے سے بھی قاصر ہیں؛ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس سلسلے میں متعلقہ قواعد نہیں رکھے گئے ہیں۔ تاہم، ہم مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ اگر وہ قانون میں مذکورہ امتحان دینے کا حقدار ہے، تو اسے اجازت دی جا سکتی ہے۔

مزید برآں، ہم دیکھتے ہیں کہ مدعا علیہ نمبر 3 کے حق میں کوئی مساوات نہیں ہے، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ امتحان میں غیر منصفانہ ذرائع استعمال کرنے کے الزام کی وجہ سے اس کا نتیجہ روک دیا گیا ہے۔ اس حقیقت کو دبا کر انہوں نے بی اے میں داخلہ لیا اور مزید تعلیم حاصل کی۔

اس لیے ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کی طرف سے دائر عرضی درخواست کی اجازت دینے میں غلطی کی ہے۔نمبر 3۔نتیجتاً، چیلنج کے تحت حکم اور فاضل واحد جج کا حکم خارج کر دیا جاتا ہے۔اپیل کی اجازت ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔پی۔

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document